کرامات

امام حسین رضی اللہ عنہ

07 محرم الحرام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَاحَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَانَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَانُوْرَ اللّٰه

نَوَيْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِكَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

گنہگاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ فِيْ يَوْمٍ اَلْفَ مَرَّةٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی آکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان میں نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول، اِمامِ عالی مَقام، اِمامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ذِکرِ خیر ہو گا، جس میں اُن کی وِلادَت کے ساتھ ساتھ اُن کی کرامتوں کا ذِکر بھی ہو گا، مختصر واقِعہ کربلا نیز گستاخانِ امامِ حُسین کا عبرت ناک اَنجام اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد کے واقعات، شہادَت کے بعد صادر ہونے والی کرامات بھی بیان کی جائیں گی۔ اللہ کرے کہ مکمل بیان توجہ کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل ہو جائے۔ امین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کنوئیں سے پانی اُبل پڑا

حضرت امامِ عالی مقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جب مدینۂ منوّرہ سے مکۂ مکرمہ کی طرف

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

روانہ ہوئے تو راستے میں حضرت ابنِ مُطیع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے مُلاقات ہوئی۔ اُنہوں نے عَرض کی: میرے کُنوئیں میں پانی بہت ہی کم ہے براہِ کرم! دُعائے برکت سے نواز دیجئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اس کُنوئیں کا پانی طلب فرمایا۔ جب پانی کا ڈول حاضر کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے مُنہ لگا کر اس میں سے پانی نوش کیا اور کلّی کی۔ پھر ڈول کو واپس کُنویں میں ڈال دیا تو کُنویں کا پانی کافی بڑھ بھی گیا اور پہلے سے زیادہ میٹھا اور لذیذ بھی ہو گیا۔ (الطبقات الکبریٰ، ج۵، ص۱۱۰)

ولادتِ مبارکہ

سُبْحٰنَ اللہ! کیا شان ہے امامِ عالی مقام حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مُبارک کُلّی کی برکت سے کُنوئیں کا پانی پہلے سے کافی بڑھ بھی گیا اور لذیذ و شیریں بھی ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ بابرکت سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظُہور ہوتا رہتا حتّٰی کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادت باسَعادت بھی باکرامت ہے۔ چُنانچہ سَیّدی عارِف باللہ نورُ الدّین عبدُ الرّحمٰن جامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ "شَواہدُ النّبوّۃ" میں فرماتے ہیں۔ منقول ہے کہ امامِ پاک (امام حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی مُدّتِ حَمْل چھ ماہ ہے۔ حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام اور امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے علاوہ کوئی ایسا بچّہ زِندہ نہ رہا جس کی مُدّتِ حمل چھ ماہ ہوئی ہو۔ (شواہد النبوۃ ص۲۲۸ مکتبۃ الحقیقۃ ترکی)

آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادت 5 شعبان 4ھ کو مدینۂ مُنورہ میں ہوئی۔ آپ کی کُنیت ابو عبد اللہ اور لَقَب سِبْطِ رسولِ اللہ اور رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل ہے۔ حُضور پُر نور سیّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے آپ کا نام حُسین اور شَبّیر رکھا اور آپ کو بھی جنّتی جوانوں کا سَردار اور اپنا فَرزَند فرمایا۔ (اسد الغابۃ، باب الحاء والحسین، ۱۱۷۳۔ الحسین بن علی، ص۲۵،۲۶ ملتقطاً و "سیر اعلام النبلاء"، ۲۷۰۔ الحسین الشہید...الخ، ج۴، ص۴۰۲۔۴۰۴)

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے امام حسین اور آپ کے بڑے بھائی حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُما کے بارے میں فرمایا: مَنْ اَحَبَّھُمَا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمَا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ، یعنی جس نے ان دونوں سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے ان سے عَداوت کی اس نے مجھ سے عَداوت (دُشمنی) کی۔ (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ، ۱/۹۶، حدیث: ۱۴۳)

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں ان دونوں ہستیوں کی مَحَبَّت بڑھایئے اور ان سے بُغض رکھنے والوں کی صُحبتِ بد سے بچیئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ہمیں خوفِ خدا و عشقِ مصطفےٰ کے ساتھ ساتھ تمام اَہلِ بیتِ اطہار اور جُملہ صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے مَحَبَّت کے جام پلاتا ہے۔ آپ بھی اس مشکبار دینی ماحول سے وابستہ رہیے اور خوب خوب برکتیں حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شہادت کی شہرت

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امامِ عالی مَقام امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی وِلادت کے ساتھ ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شَہادت کی خَبَر مَشہور ہوچکی تھی، شِیر خوارگی (دودھ پینے کی عمر) کے ایّام میں حُضُورِ اَقدس نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے حضرت اُمُّ الْفَضْل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا کو امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شَہادت کی خَبر دی، چنانچہ حضرت اُمُّ الْفَضْل بنتِ حارث رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا ایک دن حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں: یارسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میں نے آج ایک پریشان خَواب دیکھا ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تو عرض کی: وہ بہت ہی شدید ہے۔ تو نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے فرمایا وہ خواب ہے کیا؟ تو عرض کی: میں نے دیکھا کہ آپ کے جَسدِ اطہر سے ایک ٹکڑا کاٹا گیا اور اسے میری گود میں رکھا گیا۔ ارشاد فرمایا: تم نے بہت اچھا خواب دیکھا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! فاطمہ

کے بیٹا ہو گا اور وہ تمہاری گود میں دیا جائے گا۔ ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پیدا ہوئے اور میری گود میں دیئے گئے۔ حضرت اُمُّ الْفَضل رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: میں نے ایک دن حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقْدس میں حاضر ہو کر حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی گود میں دیا، کیا دیکھتی ہوں کہ چشمانِ مُبارک سے آنسو جاری ہیں۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ایسا کیا ہوا؟ فرمایا: جبریل عَلَیْہِ السَّلَام میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے یہ خبر دی کہ میری اُمَّت میرے اس فرزند کو قتل کرے گی۔ میں نے کہا: کیا اس کو؟ فرمایا: ہاں اور میرے پاس اس کے مَقْتَل (شہید ہونے کی جگہ) کی سُرخ مٹی بھی لائے۔ (تاریخ مدینہ دمشق، ج14، ص196)

پیارے اسلامی بھائیو! اُس وقت کا تَصَوُّر دِل لرزا دیتا ہے جب کہ اس فرزَندِ اَرْ جمند رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وِلادت کی مُسَرَّت کے ساتھ ساتھ شَہادت کی خَبَر پہنچی ہو گی، سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی چَشْمَۂ رَحمَتِ چَشْم نے اَشکوں کے موتی بَرسا دیئے ہوں گے، اِس خَبَر نے صحابۂ کبار جانثار انِ اَہْلِ بَیت رَضِیَ اللہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کے دِل ہلا دیئے، اِس دَرد کی لَذت (حضرت) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دِل سے پوچھئے، صِدق و صَفا کی اِمتحان گاہ میں سُنَّتِ خلیل عَلَیْہِ السَّلَام اَدا کر رَہے ہیں۔ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے اپنے اِس نونہال کو زمینِ کَربلا میں خون بہانے کے لیے اپنا خونِ جِگر (دُودھ) پلایا، (حضرت) علی مرتضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے دِلْبَنْد (پیارے بیٹے) کو خاکِ کَربلا میں لوٹنے اور دَم توڑنے کے لئے سینے سے لگا کر پالا، مُصطفٰی جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم نے بیابان میں سُوکھا حَلْق کٹوانے اور راہِ خُدا میں مَردانہ وار جان نَذر کرنے کے لئے اپنی آغوشِ رَحمت میں تَربِیت فرمائی، یہ آغوشِ کَرامت ورَحمت فردوسی چمنستانوں اور جنّتی اَیوانوں (محلات) سے کہیں زیادہ بالا مرتبت ہے۔ (سوانح کربلا ۱۰۶، تقدُّم و تأخر)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! راہِ خدا میں ہمارے اَسلاف اور بُزرگانِ دِین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی پیش کردہ قُربانیوں کے سَبَب ہی آج دینِ اسلام کا یہ چمنستان (باغ) سَرسَبز و شاداب ہے۔ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کو پیش آنے والے مَصائِب و آلام کا تذکرہ بڑا دِل سوز ہے بالخُصُوص میدانِ کَربلا میں اَہلِ بَیتِ اَطہار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے جو مصیبتیں جھیلیں ان کا تو تَصَوُّر ہی دِل دَہلا دیتا ہے۔ جَفاکار و ستم شِعار کُوفیوں نے جس بے مُرَوَّتی اور بے دِینی کا مُظاہرہ کیا، تاریخ میں اِس کی مثال نہیں ملتی۔ خود ہی حضرت امامِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو صَدہا (سینکڑوں) دَرخواستیں بھیج کر کوفہ آنے کی دعوت دی اور جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اِن کی زمین کو شَرَفِ قَدَم بوسی عطا فرمایا تو بَجائے اِستِقبال کرنے کے وہ آپ کے خون کے پیاسے ہوگئے مُسَلَّح لشکر لیکر آپ کے سَدِّ راہ (رُکاوٹ) ہوئے نہ شَہر میں داخِل ہونے دیا نہ ہی وَطن واپس لوٹ جانے پر راضی ہوئے، حُسَینی قافِلَہ کو ریگزارِ کَربلا (کربلا کے صحرا اور ریت میں) میں اِقامَت پذیر ہونا پڑا، کور باطِنوں (دل میں کینہ رکھنے والوں) نے فُرات کا آبِ رَواں (جاری پانی) خاندَانِ رسالت پر بند کر دیا۔ اَہلِ بیت کے ننھے ننھے حَقیقی مَدَنی مُنّے تِشنہ لَب (پیاسے) ایک ایک قَطرے کے لیے تَڑپ رہے تھے، چھوٹے چھوٹے بچّے اور باپَردہ بیبیاں سب بُھوک وپیاس سے بیتاب وناتواں ہوگئے تھے۔ تیز دُھوپ، گرم ریت، گرم ہَوائیں، اور بے وَطَنی کا اِحساس اَلگ دامَن گیر ہے۔ اُدھر بائیس ہزار کا لَشکَرِ جرّار تَیغ و سِنان (نیزوں اور تلواروں) سے مُسَلَّح درپے آزار (تکلیف وصدمہ پہنچانے کو تیار) اور اَپنے ہُنَر آزمانے کا طَلَبْ گار ہے مگر بُھوک پیاس کی شِدَّت کے باوجود فَرزَندَانِ آلِ رَسول نے ایسی بَہادُری اور جَواں مَردی کا مُظاہرہ کیا کہ اَعداء دانتوں میں اُنگلی دیتے رہ گئے، کئی کئی یَزیدیوں کو ہَلاک کرنے کے بعد خاندانِ حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے نونِہال دادِ شُجاعَت دیتے یکے بعد دیگرے (بڑی بہادری کے جوہر دکھاتے ہوئے) شَہادَت سے سَرفَراز ہوتے گئے۔ عزیز واَقارِب، دوست واَحباب، خُدّام وغلام،

دِلْبَنْد وجِگَرپَیوَنْد سب نے آئینِ وَفا ادا کر کے حضرتِ امام عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر اَپنی جانیں فدا کر دیں تو پھر سیّدِ انبیاء صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کا نُورِ نَظَر، فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کا لَخْتِ جِگَر بے کسی و بُھوک پیاس کی حالَت میں آل واَصحاب کی مُفارَقَت (جدائی) کا زَخْم دِل پر لئے ہوئے شَمْشِیر (تلوار) ہاتھ میں لیکر لڑنے کو تیار ہو گیا اور اِس کمالِ مہارت و ہُنر مَندی سے مُقابَلہ کیا کہ بڑے بڑے بہادُروں کے خون سے کربلا کے پیاسے ریگستان کو سیر اب فرمادیا اور لاشوں کے اَنبار لگادِیئے، بالآخِر تیر اَندازوں کی جماعَتیں ہر طَرَف سے آ گئیں اور امام تِشْنَہ کام، امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو گھیر کر ہر طرف سے تیر بَرسانے شروع کر دیئے، تیروں کی بَوچھاڑ میں نُورانی جِسْم زَخْموں سے چکنا چُور اور لُہولہان ہو گیا، ایک تیر پیشانی اَقدس پر لگا اور آپ گھوڑے سے نیچے تشریف لے آئے، ظالموں نے نیزوں پر رکھ لیا اور آپ شَربَتِ شَہادَت سے سیر اب ہو گئے۔

اِس مَعرِکہ ظُلْم وسِتَم میں اگر بڑے سے بڑا بہادُر بھی ہوتا تو اُس کے حَوصَلے پست ہو جاتے اور سرِ نیاز جُھکا دیتا مگر فَرزَندِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کو مَصائِب کا ہُجوم اپنی جگہ سے نہ ہٹا سکا اور ان کے عَزْم و استِقلال میں فَرق نہ آیا، حَق وصَداقَت کا حامی مُصِیبتوں کی بھیانک گھٹاؤں سے نہ ڈرا اور طُوفانِ بَلا کے سِیلاب سے اس کے پائے ثَبات (استقلال، ثابت قدمی) میں جُنبِش بھی نہ ہوئی۔ راہِ حَق میں پہنچنے والی مُصِیبَتوں کا خوش دِلی سے خَیرْ مَقْدم کیا، اَپنا گھر لُٹانا اور اپنا خون بہانا منظور کیا مگر اِسلام کی عزت میں فَرق آنا بَرداشْت نہ ہو سکا۔ سرِ مبارک کٹوا کر اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے دِین کی حَقّانِیَّت (سچائی) کی عملی شَہادت دی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! واقعۂ کربلا اکسٹھ (61) ہجری ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرام میں پیش آیا، آج کئی صَدِیاں گُزر جانے کے بعد بھی اِس کی یاد دِلوں میں تر و تازہ ہے، اسلامی تاریخ کے اَوْراق پر شُہدائے کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن کے کارنامے سُنہری حُرُوف میں لکھے ہیں۔ شہیدانِ کربلا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن کی شاندار اور بے مثال قُربانیوں کا تذکرہ سُن کر دِلوں پر سوز کی کَیفِیَّت طاری ہو جاتی ہے۔ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ ان مبارک ہستیوں نے دین کی سربلندی کی خاطر راہِ خدا میں اپنا سب کچھ قربان کر دیا یہاں تک کہ اپنی جانوں کی بھی پرواہ نہیں کی، یہ ان کی قربانیوں کا ہی صدقہ ہے کہ ہمیں نہ تو کوئی مصیبت اٹھانی پڑی اور نہ ہی جانی ومالی قربانی دینی پڑی بلکہ اللہ پاک کے فضل و کرم سے مسلمان گھرانے میں آنکھ کھلی۔ آیئے ہم اس دین کو سیکھنے، سُنَّتوں کی دُھومیں مچانے، اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے اپنے وقت اورمال کی قُربانی دیتے ہوئے عاشقانِ رسول کے ساتھ راہِ خدا میں ہر ماہ کم از کم 3 دن کے قافلوں میں سفر کو اپنا معمول بنالیں ۔ اللہ پاک ہمیں قافلوں میں سفر کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! فرزندِ رَسول، جگر گوشۂ بتول، چمنستانِ علی کے مہکتے پھول امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور آپ کے جانثاروں پر یزیدیوں نے ظُلم و سِتم کی انتہا کر دی مگر خاندانِ اہلبیت نے ہر مشکل گھڑی میں رضائے اِلٰہی اوردینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر صبر و استقلال کا مُظاہَرہ کیا۔ اللہ پاک نے ان کی شان و عظمت اور اپنی بار گاہ میں قُرب و مَنْزِلت کو لوگوں پر ظاہر کرنے اور گُستاخانِ حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو دُنیا و آخرت میں ذَلیل وخوار کرنے اور دُنیا کو ان کے انجامِ بد سے آگاہ کرنے کیلئے امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ذات سے کئی کرامات صادر فرمائیں۔

عبرت ناک موت

منقول ہے کہ امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ میدانِ کربلا میں یزیدیوں پر اِتمامِ حُجَّت کے لیے جب خُطبَہ اِرشاد فرمارہے تھے تو اِسی دَوران صَفِ اَعداء (دشمنوں کی صف) میں سے ایک بے باک نے کہا کہ آپ کو پیغمبرِ خُدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم سے کیا نِسبت؟ یہ کلمہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے بہُت تکلیف دِہ تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اُس کے لئے بددُعا فرمائی اور عَرض کی یارَبّ! اس بدزبان کو فوری عَذاب میں گرفتار کر۔ امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے یہ دُعا فرمائی اور اُس کو قضائے حاجت کی ضَرورت پیش آئی، گھوڑے سے اُتر کر ایک طَرف بھاگا اور کسی جَگہ قَضائے حاجَت کے لئے بَرَہنَہ ہو کر بیٹھا۔ ایک سیاہ بچھُّو نے ڈنک مارا تو نجاست آلودہ تڑپتا پھرتا تھا۔ اس رُسوائی کے ساتھ تمام لشکر کے سامنے اُس ناپاک کی جان نکلی مگر پھر بھی اُن سَنگ دِلوں اور بے شَرموں کو عبرت نہ ہوئی۔ (روضۃ الشہداء (مترجم)، باب نہم، ج۲، ص۱۸۶۔۱۸۸)

گستاخِ حسین پیاسا مرا

یزیدی فوج کا ایک سخت دل مُزنی شخص امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے آکر یوں بکنے لگا: دیکھو تو سہی دَریائے فُرات کیسا موجیں ماررہاہے۔ خُدا کی قَسم! تمہیں اس کا ایک قطرہ بھی نہ ملے گا اور تُم یونہی پیاسے ہی ہَلاک ہو جاؤ گے۔ امامِ تشنہ کام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بار گاہِ رَبُّ الانام میں عرض کی: اَللّٰھُمَّ اَمِتْہُ عَطْشَانًا، یااللہ پاک! اِس کو پیاسا مار۔ امامِ عالی مقام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دعامانگتے ہی اس بے حیامُزنی کا گھوڑا بِدَک کر دوڑا، مزنی پکڑنے کے لئے اُس کے پیچھے بھاگا، پِیاس کا غلبہ ہوا، اس شِدَّت کی پیاس لگی کہ اَلْعَطَشُ اَلْعَطَشُ (یعنی ہائے پیاس! ہائے پیاس) پُکارتا تھا مگر پانی جب اُس کے مُنہ سے لگاتے تھے تو ایک قَطرَہ بھی پی نہ سکتا تھا یہاں تک کہ

اِسی شِدّتِ پیاس میں تڑپ تڑپ کر مر گیا۔(امام حسین کی کرامات ص ۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! امامِ عالی مقام امام حُسَیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شَہادَت کوئی مَعْمُولی بات نہ تھی، یہ نواسہ رُسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم، جگر گوشۂ فاطمہ، دِلْبَنْدِ مُرتضی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کی شَہادت تھی۔ آپ اورآپ کے اہلِ بَیْت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اَجْمَعِیْن نے صَبْر ورِضا کا وہ اِمتحان دیا جو دُنیا کو حیرت میں ڈالتا ہے۔ راہِ حَق میں وہ مصیبتیں اُٹھائیں جِن کے تَصَوُّر سے ہی دِل کانُپ جاتا ہے۔ یہ ایسی شہادت ہے کہ اس نے انسان تو انسان بلکہ زمین وآسمان کو بھی غمگین کر دیا ، چنانچہ

حضرتِ ابنِ سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آسمان دو آدمیوں کی شہادت پر رویا ہے پہلی بار حضرتِ یحیٰ بن زَکَریا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی شہادت پر اور دوسری بار امامِ عالی مقام امام حُسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت پر۔ (تاریخِ دمشق،ج ۱۴،ص ۲۲۵) آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد 6 ماہ تک آسمان پر سُرخی چھائی رہی اور جب بھی آسمان کی طرف نگاہ جاتی تو یوں محسوس ہوتا جیسے خون آلود ہو۔ (تاریخِ دمشق،ج ۱۴ ص ۲۲۷) اس دن آسمان پر سیاہی چھا گئی اور دن میں تارے نظر آنے لگے اور لال ریت کی بارش ہونے لگی اور زمین سے جب کوئی پتھر اُٹھایا جاتا تو اسکے نیچے سے خُون نکلتا۔(تاریخ دمشق،ج ۱۴،ص ۲۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! **صحابہ و اَوْلِیاءُ اللہ** کی ذات سے ان کی زِندگی میں تو کرامات کا صُدور ہوتا ہی ہے بعض اوقات ان کے وصال کے بعد بھی اللہ پاک ان کی عقیدت ومحبت کو لوگوں کے دلوں میں بسانے کیلئے ایسے خلافِ عادت کام ظاہر فرماتا ہے کہ عقلِ انسانی دَنگ رہ

جاتی ہے۔ امامِ عالی مقام حضرت امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہادت کے بعد بھی آپ کی ذاتِ مُبارکہ سے کئی کرامات صادر ہوئیں۔ چنانچہ

نیزہ پر سرِ اقدس کا کلام کرنا

حضرت مِنْہال بن عَمْرو رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: واللہ! میں نے بَچشمِ خود دیکھا کہ جب امام حُسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سرِ مُبارک کو لوگ نیزے پر لئے جارہے تھے اُس وَقت میں دَمِشق میں تھا، سرِ مُبارک کے سامنے ایک شخص سُورَۂ کَہف پڑھ رہا تھا جب وہ اِس آیت پر پہنچا: ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا ۝۹ (پ:15، الکھف:9)	تَرجَمۂ کنزُالعرفان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نِشانی تھے

اُس وَقت اللہ پاک نے سرِ مُبارَک کو گویائی دی، بزبانِ فصیح فرمایا:

اَعْجَبُ مِنْ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ قَتْلِیْ وَحَمْلِیْ۔ یعنی اَصحابِ کَہف کے واقِعہ سے میرا قَتْل اور میرے سر کو لیے پھرنا عجیب تَر ہے۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، باب حرف الهمزة، ۱/ ۲۶۵)

صَدرُ الْاَفاضِل مولانا سَیِّد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دَرْ حقیقت بات یِہی ہے کیونکہ اَصحابِ کَہف پر غیر مسلموں نے ظُلم کیا تھا اور حضرت امام (حسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اُن کے نانا کی اُمَّت نے مہمان بنا کر بُلایا، پھر بے وَفائی سے پانی تک بَنْد کر دیا، آل و اَصحاب کو حضرت امام (حُسین) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سامنے شَہِید کیا، پھر خود حضرت امام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو شَہِید کیا، اَہْلِ بیت عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو اَسِیر (قید) کیا، سر مُبارَک شَہر شَہر پھرایا۔ اَصحابِ کَہف سالہاسال کی طویل خواب کے بعد بولے، یہ ضَرور عجیب ہے مگر سر مُبارَک کا تَن سے جُدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اِس سے عجیب تَر ہے۔

سرِ انور کی کرامت سے راہب کا قبولِ اسلام

(سرِ مبارک کو لیے پھرنے والے قافلے کے بارے میں) منقول ہے کہ ایک منزل میں جب اُس قافلہ نے قِیام کیا وہاں ایک دَیر (گرجاگھر) تھا۔ دَیر کے راہِب نے ان لوگوں کو اَسّی ہزار درہم دے کر سرِ مُبارک کو ایک شَب اپنے پاس رکھا۔ غُسل دیا، عطر لگایا، اَدَب و تعظیم کے ساتھ تمام شَب زِیارَت کرتا اور روتا رہا اور رَحمتِ الٰہی کے جو اَنوار سرِ مُبارک پر نازل ہورہے تھے ان کا مُشاہدہ کرتا رہا حتّٰی کہ یہی اس کے قبولِ اسلام کا باعِث ہوا۔ اَشقِیا (بدبختوں) نے جب دَراہِم تقسیم کرنے کے لیے تھیلیوں کو کھولا تو دیکھا سب میں ٹِھیکرِیاں بھری ہوئیں ہیں اور ان کے ایک طَرَف لکھا ہے:

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ (پ:13، ابراہیم:42)	تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اور ہر گز اللہ کو اُن کاموں سے بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کر رہے ہیں

اور دوسری طَرَف یہ آیَت لکھی ہوئی ہے:

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿۲۲۷﴾ (پ:19، الشعراء:227)	تَرجَمۂ کنزُالعرفان: اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔

(الصواعق المحرقۃ، الباب الحادی عشر فی فضائل اہل البیت ... الخ، الفصل الثالث، ص ۱۹۹)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اس کرامت میں یزیدیوں کیلئے کیسا درسِ عبرت تھا کہ جس مال و دولت کی مَحبَّت میں اُنہوں نے آلِ رسول پر ظُلم و سِتم کے پہاڑ توڑے، انہیں تکالیف اور اَذِیتیں پہنچائیں، گُلشنِ اہلبیت کے حَسین وخُوشنما پھولوں کو کربلا کی تپتی ریت پر تڑپایا، وہی مال جب ان کے پاس آیا بھی تو مٹی کی ٹھیکریاں بن کر۔ مگر افسوس کہ وہ بدبَخت اپنی شَقاوت کے سبب اس سے بھی عبرت پکڑنے میں ناکام رہے۔ یاد رکھیے! مال و دولت اور دُنیا کی مَحبَّت انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ مال کی حرص و لالچ ایسی بلا ہے کہ انسان اس کے سبب طرح

طرح کی بداخلاقیوں بڑی بڑی برائیوں میں گرفتار ہوجاتا ہے۔مال و دولت کی ہَوس و طَمَع (لالچ) درحقیقت بہت سے گناہوں کا سرچشمہ ہے۔ انسان اس فناء ہونے والے مال کے حصول کیلئے کسی کی جان لینے سے بھی دَریغ نہیں کرتا اور اسے اپنے ایمان تک کی پرواہ نہیں رہتی۔ نبی کریم،رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال و دولت کی حرص اور حُبِ جاہ انسان کے دین کو نُقصان پہنچاتے ہیں۔ (ترمذی، کتاب الزھد، باب حدیث ماذئبان جائعان، الحدیث: ۲۳۷۶، ص ۱۸۹۰)

ایک اور حدیث پاک میں ہے زیادہ مال والے ہلاک ہوگئے سوائے اس کے جو اللہ پاک کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔

(مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، ج۳، ص ۱۸۰، بدون: عباداللہ، حدیث ۸۰۹۱)

پیارے اسلامی بھائیو! مال سے محبت کا ثُبوت دیتے ہوئے اسے جمع رکھنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ راہِ خدا میں خرچ کرنا چاہیے کیونکہ نیک کاموں میں مال خرچ کرنے / صدقہ و خیرات دینے سے کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا ہے۔ آپ بھی اپنے صدقات و عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر خُوب خُوب اَجر و ثواب کے حقدار بن جایئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ پاک کی رحمتوں، پیارے مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کی عنایتوں، اولیائے عظام کی نسبتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی شب و روز کی کوششوں کے نتیجے میں دعوتِ اسلامی کا دینی پیغام دیکھتے ہی دیکھتے کئی ممالک میں پہنچ گیا اور آگے کُوچ جاری ہے اور دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے 50 سے زائد شعبوں میں سُنَّتوں کی خدمتوں میں مشغول ہے۔ ان تمام شعبہ جات کو چلانے کیلئے کروڑوں نہیں اربوں کے اخراجات ہوتے ہیں۔ آپ سے مدنی التجا ہے کہ آپ بھی نیکی کے کاموں میں ترقی کیلئے اپنے صَدقات و عطیات دعوتِ اسلامی کو دے کر اجر و ثواب کا ذخیرہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد